OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

ادیان عالم اور نظریہ توحید-تقابلی جائزہ

Ideology of Oneness of God in World Religions, A Comparative Review

Shahzad Ahmad
Department of Islamic Studies, University of Punjab
gmail.com@shakir.pu

Dr. Ghulam Mustafa
Post Doc fellow Batch 3rd at IRI, IIUI Islamabad/Head of the department of Islamic Studies at Government Graduate College (B) Gulberg, Lahore.
ranaghulammustafapu@gmail.com

Abstract

Oneness of God is the main theme and central point of the teachings of all main religions of the world. The sacred books of all the major religions lay stress on unity of God. Initially the followers of all these religions were acting upon the original teachings of the religious leaders but with the passage of time they began to deviate from the basic ideology and teachings of prophets or religious leaders. Holy Quran describes this reality in these words:

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا1

Gradually people betrayed from the right path, they made pictures of pious people and started to bow before them. Moreover they scattered in different parts of the world and made their own customs and laws and eventually they indulged in worshipping stones, trees, animals, fire, sun, stars and idols. The main theme and purpose of this article is to elaborate and highlight the similarity between religions regarding oneness of God that is the common point of the sacred literature of all the major religions of the world and the way to merge and consolidate the humanity on this faith. If we want to prosper in this world and be successful in the next world then we should practically adopt unity of God and follow His instructions delivered to us through the Holy Prophets.

Keywords: *God, Prophet, Religion, Unity, Worship*

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر تمام بڑے مذاہب کی مقدس کتب میں موجود ہے۔ دنیا میں جتنے بھی انبیاء آئے سب کی دعوت کا مشترک اور مرکزی نقطہ توحید تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ[2]

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اے اہل کتاب اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔"

اب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بڑے مذاہب کی مقدس کتابوں میں توحید کا ذکر کس انداز سے کیا گیا ہے:

ہندو دھرم میں توحید:

عموماً ہندومت کو ایسے دین کے طور پر لیا جاتا ہے جس میں بہت سے معبودوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ درحقیقت کئی ایک خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ کچھ ہندو تین خداؤں جبکہ بعض ہندو تو 33 کروڑ خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ تاہم پڑھے لکھے ہندو جو اپنی کتابوں سے واقفیت رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ ایک ہندو کو صرف اور صرف ایک خدا ہی کی پوجا کرنا چاہیے۔

اب ہم ہندوؤں کی ان مقدس کتابوں کے حوالے پیش کرتے ہیں جن میں توحید کا ذکر موجود ہے:

بھگود گیتا:

ہندومت کی کتابوں میں بھگود گیتا بہت مشہور ہے۔ گیتا کا ایک شعر ہے:

"جن کی فہم مادی خواہشات نے سلب کر لی ہے، انھوں نے دیوتاؤں (اوتاروں) کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق پوجا کے اصول بنا لیے ہیں۔"[3]

یہاں گیتا کہہ رہی ہے کہ مادہ پرست لوگ اصل خدا کو چھوڑ کر نیم دیوتاؤں کی عبادت شروع کر دیتے ہیں۔

اپنشد:

اپنشد کو بھی ہندوؤں کی مقدس کتاب گردانا جاتا ہے۔ اس کا ایک شعر ہے:

"وہ صرف ایک ہے کسی دوسرے کے بغیر۔"[4]

اپنشد کا ایک مصرعہ یہ ہے:

"نہ ہی اس کے ماں باپ ہیں اور نہ ہی کوئی خدا"[5]

اپنشد کا ہی ایک اور شعر دیکھیے:

"اس جیسا کوئی نہیں ہے۔"[6]

اب درج بالا اشعار کا ان آیات قرآنی سے موازنہ کیجیے:

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ[7]

"اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ[8]

"کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔"

اپنشد کے درج ذیل اشعار خدا کو مجسم تصور کرنے سے انسان کے عاجز ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

"اس کا پیکر نظر نہیں آتا، کوئی اسے آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ جو اسے دل اور دماغ سے دیکھتے ہیں وہ ان کے دل میں رہ کر انہیں لافانی بنا دیتا ہے۔"[9]

قرآن کریم اسی بات کو اس انداز میں بیان کرتا ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ[10]

"نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے، وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔"

وید:

ہندومت کی کتابوں میں وید سب سے اہم کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ وید کی چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں، یعنی رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید۔

تمام ویدوں میں رگ وید سب سے قدیم ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک یہ بھی ایک مقدس ترین کتاب ہے۔ رگ وید کے درج ذیل اشعار میں توحید کو واضح کیا گیا ہے:

"اے دوستو! اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، صرف وہی ایک خدا ہے۔"[11]

رگ وید میں خدا کی جو متعدد صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سب سے خوبصورت صفت، رگ وید کی دوسری شبدھ کے تیسرے شعر میں موجود ہے جہاں خدا کے لیے براہما کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ براہما کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کے معنی خالق کے ہوں گے۔

ایک اور مقام پر لکھا ہے:

"عقلمند جوگی اپنے ذہن اور اپنی سوچ کی توجہ حقیقت اعلیٰ پر مرکوز رکھتے ہیں جو قادر مطلق، عظیم اور حاکم اعلیٰ ہے۔ وہ تنہا ان کے اعمال اور حسیاتی اعضاء کو تفویض کیے جانے والے امور سے آگاہ ہے۔ بے شک وہی عظیم ہے اور آسمانی خالق ہے۔"[12]

رگ وید کی کتاب دوم، مناجات اول کے تیسرے شعر میں خدا کی ایک اور عمدہ صفت بیان کی گئی ہے۔ یہاں خدا کو وشنو کہا گیا ہے۔ وشنو کا مطلب ہے "پرورش کرنے والا"۔ اگر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے "رب"۔

یجر وید میں لکھا ہے:

"جو قدرتی مظاہر کی پوجا کریں گے، اندھیرے میں داخل ہوں گے۔ مثلاً ہوا، پانی اور آگ وغیرہ۔ جو سنبھوتی کی عبادت کریں گے، اندھیروں کی مزید گہرائی میں غرق ہو جائیں گے۔"[13]

سنبھوتی کا مطلب تخلیق شدہ اشیاء ہیں مثلاً کرسی، میز اور بت وغیرہ۔

اتھر وید کا شعر ہے:

"بے شک خدا عظیم ہے۔"[14]

مذکورہ بالا حوالوں سے واضح ہے کہ ہندومت کی مذہبی کتابوں میں توحید کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ اور بت پرستی کی مذمت کی گئی ہے۔

سکھ مذہب میں توحید:

سکھ مذہب ایک غیر سامی، آریائی مگر غیر ویدک مذہب ہے۔ اگرچہ یہ دنیا کے بڑے مذاہب میں تو شامل نہیں مگر یہ ہندومت سے پھوٹنے والی ایک شاخ ہی ہے جس کی بنیاد بابا گرونانک نے پندرھویں صدی کے آخر میں رکھی تھی۔ اس کا مسکن پاکستان اور شمال مغربی بھارت کا وہ علاقہ ہے جسے پنجاب بھی کہا جاتا ہے۔ گرونانک نے ایک ہندو خاندان کی کھتری (یا جنگجو ذات) میں آنکھ کھولی مگر وہ اسلام اور مسلمانوں سے بہت متاثر ہوئے۔

اس مذہب میں دس گرو ہیں۔ گرونانک سب سے پہلے گرو جبکہ گرو گوبند سنگھ دسویں اور آخری گرو گزرے ہیں۔ سکھ مذہب کی مقدس کتاب کا نام سری گرو گرنتھ ہے جو ادی گرنتھ صاحب کے نام سے بھی مشہور ہے۔

سری گرنتھ صاحب کا ایک شعر ہے:

"صرف ایک خدا کا وجود ہے جو حقیقتاً تخلیق کرنے والا ہے، وہ خوف اور نفرت سے عاری ہے، وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا مگر لافانی ہے، وہ خود سے وجود رکھنے والا، عظیم اور رحیم ہے۔"[15]

سکھ مذہب اپنے ماننے والوں کو وحدانیت کی سختی سے تلقین کرتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ایک ہی رب اعلیٰ ہے۔وہ ایک غیر واضح اور مبہم صورت میں موجود ہے جسے "ایک اومکارا" کہا جاتا ہے۔جب خدا کی واضح صفات بیان کی جائیں تو اسے اومکارا کہا جاتا ہے۔ سکھ مذہب میں خدا کی کئی صفات بیان کی جاتی ہیں مثلاً کرتار (خالق)، صاحب (بادشاہ)، اکال (ابدی)، سنتنام (مقدس نام)، پرورد گار (محبت سے پرورش کرنے والا) اور رحیم (رحم کرنے والا)۔

سکھ مذہب میں خدا کے لیے "واہے گرو" یعنی "ایک سچا خدا" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چونکہ سکھ مذہب وحدانیت کی سختی سے تلقین کرتا ہے اس لیے اس میں اوتار وید اپر اعتقاد بالکل نہیں ہے جسے تجسیم اور حلول کا عقیدہ کہا جا سکتا ہے۔ سکھ مذہب کے مطابق خدا اپنی تجسیم کر کے دوسری شکلوں میں نہیں ڈھلتا اور یوں اوتار کا تصور بالکل نہیں ہے۔ سکھ مذہب بت پرستی کی بھی شدید مخالفت کرتا ہے۔

پارسی مذہب میں توحید:

پارسی مذہب آج سے تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے ایران میں وجود میں آیا۔اس کے بانی زرتشت ہیں۔اس لحاظ سے ان لوگوں کو زرتشی، مجوسی یا آتش پرست بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک قدیم آریائی مذہب ہے اور اس کی مقدس کتابیں دساتیر اور اوستا کے ناموں سے مشہور ہیں۔ پارسی لوگ خدا کو "اہورمزدا" کے نام سے پکارتے ہیں۔ "اہور" کا معنی ہے "آقا" اور "مزدا" کا مطلب ہے "عقلمند"۔ پس "اہورمزدا" کے معنی ہوئے "عقل مند آقا"۔اہورمزدا کے تصور میں بھی توحید کا بہت دخل ہے۔

دساتیر میں توحید:

دساتیر میں خدا کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں:

"He has none like Him."[16]

1۔اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

"He is above all that you can imagine of."[17]

2۔وہ تمہاری سوچ سے بالاتر ہے۔

He is without an origin or end, without a rival, an enemy, a prototype, a friend, father, mother, wife, son, an abode, a body or form and without color and scent."

3۔نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا۔نہ اس کا کوئی باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیوی اور نہ ہی کوئی اولاد ہے۔

"Tell the world that God cannot be seen with these (physical) eyes; some other eyes are required to behold Him."[18]

4۔نہ آنکھ اس کا احاطہ کر سکتی ہے اور نہ ہی فکری قوت سے اسے تصور میں لایا جا سکتا ہے۔

اوستا میں تصور توحید:

اوستا، گاتھا اور یسنا کے مطابق اہور مزدا کی چند صفات درج ذیل ہیں:

1۔ خالق[19]

2۔ بہت قوت اور عظمت والا[20]

3۔ داتا۔۔۔"ہدائی"[21]

4۔ سخی۔۔۔"اسپینتا"[22]

یہودیت میں توحید:

یہودیت سامی مذاہب میں ایک اہم مذہب ہے۔اس کے ماننے والے یہودی کہلاتے ہیں اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیغمبرانہ مشن پر یقین رکھتے ہیں۔

عہد نامہ عتیق کی پانچویں کتاب ثنائیہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ عبرانی آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

"سنو اے بنی اسرائیل! ہمارا مالک خدا ہے، وہ ایک مالک ہے۔"[23]

یہودیت میں شرک کی مخالفت درج ذیل آیت سے عیاں ہے:

"میرے علاوہ کوئی خدا نہیں، تمھیں چاہیے کہ میری کوئی تصویر کشی نہ کرو۔ مجھ سے کسی کی مشابہت نہیں ہے، نہ آسمان پر، نہ زمین پر اور نہ ہی پانی کے نیچے۔ لہٰذا تم کسی اور کے آگے نہ جھکو، ان کی طرف نہ دیکھو، میں ہی تمہارا خدا ہوں۔"[24]

کتاب ثنائیہ میں بھی اسی طرح کا پیغام ہے:

"میرے علاوہ کوئی اور خدا نہیں لہٰذا تم میری تجسیم نہ کرو۔ آسمانوں میں، زمیں کے اوپر اور پانی کی گہرائیوں میں کوئی بھی میرا ہمسر نہیں ہے۔ پس تمہیں چاہیے کہ تم ان کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی ان کی خدمت کرو۔ میں ہی خدا اور مالک ہوں۔"[25]

لہٰذا یہودیت کی بنیادی تعلیم بھی توحید سے متعلق ہے۔

عیسائیت میں توحید:

عیسائیت ایک سامی مذہب ہے۔یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پوری دنیا میں اس کے لگ بھگ دو ارب پیروکار ہیں ۔عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھتے ہیں ۔اسلام میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔اسلام وہ واحد غیر مسیحی مذہب ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان کی تلقین کرتا ہے۔اسلام اور عیسائیت میں ایک واضح فرق یہ ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت پر اصرار کرتے ہیں۔عیسائی مقدس کتابوں کے مطالعے سے عیاں ہے کہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے کبھی بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔درحقیقت پوری انجیل مقدس میں ایک جملہ بھی ایسا نہیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بیان دیا ہو کہ "میں خدا ہوں" یا "میری عبادت کرو۔" دراصل انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو باتیں منسوب ہیں وہ اس کے عین مخالف ہیں۔انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب بیانات کچھ اس طرح ہیں:

"میرے والد مجھ سے عظیم ہیں۔"[26]

"میرے والد سب سے بلند اور عظیم ہیں۔"[27]

"میں خدا کے حکم سے شیطانوں کو پٹختا ہوں۔"[28]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی رب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔انھیں خدائے بزرگ و برتر نے یہودیت کی تکمیل و تصدیق کے لیے بھیجا تھا۔درج ذیل بیان متی کی انجیل میں درج ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے۔

"یہ نہ سوچنا کہ میں قانون یا پیغمبروں کو ختم کرنے آیا ہوں، میں انہیں تباہ کرنے کے بجائے ان کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔جب تک زمین و آسمان ہیں قانون کا ایک ذرہ بھی تعمیل سے گزرے بغیر نہیں رہے گا، یہاں تک کہ سب پر عمل ہو جائے گا۔جو کوئی بھی معمولی حکم الٰہی کو توڑے گا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا جنت میں اس کا نام آخر میں پکارا جائے گا مگر جو بھی عین اس کے مطابق عمل کرے اور تعلیم دے گا اسی کو جنت میں عظیم نام سے پکارا جائے گا۔"[29]

انجیل کا ایک اور جملہ ملاحظہ فرمایئے:

"اور یہ زندگی لافانی ہے، شاید وہ ایک سچے خدا کو جان جائیں گے، مجھے بھی جسے اس نے بھیجا ہے۔"[30]

اوپر تحریر کردہ بیانات اس مسیحی طرز فکر کی نفی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ربانی خواص رکھتے تھے اور ان کے مصلوب ہونے سے نجات حاصل ہو چکی ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہی نصیحت کی ہے کہ معبود حقیقی صرف ایک اللہ ہے اور نجات صرف اسی صورت مل سکتی ہے جب اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔

انجیل مسیحیت کے نظریہ تثلیث کی تائید نہیں کرتی ۔مقدس کتاب کا مسودہ لکھنے والے ایک شخص نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ سب سے بڑھ کر پہلا حکم الٰہی کون سا ہے تو انہوں نے صرف وہی بات دہرا دی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہی تھی۔یہ ایک عبرانی جملہ تھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

"خداوند، ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔"[31]

اسلام میں توحید:

اسلام بھی سامی مذاہب میں سے ہے۔ اسلام کا مطلب ہے "اللہ کی مکمل اطاعت کرنا"۔ اس کے ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمان کا مطلب ہے "فرمانبردار"۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد سوا ارب سے زائد ہے۔ مسلمان قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ مسلمانوں کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے تمام انبیاء اور اللہ کی تمام نازل کردہ کتابوں پر ایمان رکھیں۔ قرآن مجید میں بارہا مقامات پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ اخلاص میں ہے:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ [32]

"کہہ دو کہ وہ اللہ اکیلا ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ[33]

"اللہ وہ زندہ و جاوید ہستی ہے جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ اسے نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ۔"

مسلمان انگریزی لفظ "God" کے بجائے لفظ اللہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ عربی میں یہ نام "اللہ" خالص اور یکتا ہے۔ اور انگریزی لفظ "God" اس کی جگہ نہیں لے سکتا کیونکہ انگریزی لفظ میں تاویل کی گنجائش زیادہ ہے۔ اگر آپ لفظ "God" کے آخر میں "s" کا اضافہ کردیں تو یہ "Gods" بن جائے گا، یعنی خدا کی جمع۔ اس کے مقابلے میں لفظ اللہ ایک اور واحد ہے اور اسے جمع کے صیغے کے لیے بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس کی مونث بنائی جا سکتی ہے۔

قرآن مجید میں توحید پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔ کثرت پرست یعنی کئی خداؤں کو ماننے والے بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک سے زائد خداؤں کا تصور غیر منطقی نہیں ہے۔اب ہم اسی نکتے پر غور کریں گے۔ بہت سارے خدا ہونے کی صورت میں وہ ایک دوسرے سے جھگڑا بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ہر خدا دوسرے خداؤں کے مقابلے میں اپنی خواہش اور اپنا کام کرنا چاہے گا۔اسی طرح اگر کوئی خدا دوسرے خدا سے شکست کھا گیا یا دوسرے خدا کو زیر کرنے میں ناکام رہا تو کیا وہ خدا ہو گا؟ یقیناً وہ سچا خدا نہیں ہو سکتا۔ کثرت پرستی والے مذاہب میں بہت سے خداؤں کا تصور عام ہے، ہر خدا کا مختلف کام ہوتا ہے۔ ہر ایک خدا کائنات کے وجود کے کسی حصے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ مثلاً سورج کا خدا یا بارش کا خدا وغیرہ۔اسی طرح کئی کاموں کو کرنے کے لیے ایک خدا ناکافی ثابت ہوتا ہے۔ دوسری جانب ایک خدا دیگر خداؤں کی ذمہ داریوں اور کام سے لاتعلق اور ناواقف ہوتا ہے۔ کیا خدا ناواقف اور نااہل ہو سکتا ہے؟ نہیں، بالکل نہیں۔ اگر ایک سے زائد خدا ہوئے تو اس کا نتیجہ کائنات میں بے ترتیبی، انتشار اور تباہی کی صورت میں نکلے گا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات میں مکمل نظم وضبط اور توازن موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ[34]

"اگر زمین و آسمان میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔ پس پاک ہے اللہ رب العرش ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔"

ایک سے زائد خدا ہونے کی صورت میں وہ اپنی تخلیق کردہ اشیاء پر قبضہ کر لیتے۔ قرآن عظیم کہتا ہے:

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ إِذًا لَذَهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ[35]

"اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے، اور کوئی دوسرا خدا اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔"

اس کے علاوہ قرآن مجید میں توحید کے متعلق بے شمار دلائل موجود ہیں۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور عقیدہ توحید پر دیا گیا ہے کیونکہ توحید کے بغیر انسان کی کوئی عبادت قابل قبول نہیں۔

نتائج:

پس صرف ایک، عظیم اور بزرگ خدا کا تصور ہی منطقی لحاظ سے خدا کا درست اور سچا تصور ہے۔ اور تمام بڑے مذاہب اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ لہٰذا مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ مذاہب عالم میں توحید باری تعالیٰ کے حوالہ سے ہم آہنگی و مماثلت پائی جاتی ہے۔ اگر ہم دنیا کے تمام لوگوں کو کسی نکتہ پر متحد کر سکتے ہیں تو وہ صرف اور صرف توحید باری تعالیٰ ہے۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا و آخرت کی کامیابی اور فلاح کے لیے عقیدہ توحید کو قبول کرنا ناگزیر ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] القرآن الکریم، یونس، 10 :19

Al Quran ul kareem,younus, 10:19

[2] القرآن الکریم، آل عمران 3:64

Al Quran ul kareem, aale imran, 3:64

[3] امر ناتھ پنڈت، بھگود گیتا، باب 7، شعر 20، لال حویلی چوڑیگراں، دہلی، س،ن

Amarnath pandat, bhagvad geeta, bab 7, sher 20, lal hawaili churigaran, dehli

[4] چندوگیا اپنشد 2، 6:1، نگارشات پبلشرز، لاہور، س،ن

Chndugia Upanishad, 2, 6:1, nigarshat publishers, lahore

[5] سویت سواترا اپنشد 6:9

Swit suwatra Upanishad, 6:9

[6] سویت سواترا اپنشد 4:19

Swit suwatra Upanishad, 19:4

[7] القرآن الکریم، اخلاص 112:4

Al Quran ul kareem, Ikhlas, 112:4

[8] القرآن الکریم، شوریٰ 42:11

Al Quran ul kareem, shoora, 42:11

[9] سویت سواترا اپنشد، 4، 20

Swit swatra Upanishad, 4,20

[10] القرآن الکریم، انعام 6:103

Al Quran ul kareem, anaam, 6:103

[11] سوامی دیانند سرسوتی، نہال سنگھ (مترجم) رگ وید 1:8، نگارشات پبلشرز، لاہور، س،ن

Swami diyanand Sarswatti, Nihal Singh, mutarjim, Rig ved, 1:8, nigarshat publishers, lahore

[12] رگ وید 5:81

Rig ved, 5:81

[13] سوامی دیانند سرسوتی، نہال سنگھ (مترجم)، یجروید 9:40، نگارشات پبلشرز، لاہور، س،ن

Swami Diyanand Sarswatti, Nihal Singh mutarjim, Yajur Ved, 9:40, nigarshat publishers, lahore

[14] سوامی دیانند سرسوتی، نہال سنگھ (مترجم)، اتھر وا وید 3:58، نگارشات پبلشرز، لاہور، س،ن

Swami Diyanand Sarswatti, Nihal Singh mutarjim, Atharwa ved, 3:58, nigarshat publishers, Lahore

[15] جپ جی صاحب، پوڑی نمبر5، اشلوک 1

Jup Jee sahib, Poori no.5 ashloke 1

[16] *Mills, Lawrence Heyworth, Avesta: Yasna,* Dasatir, p. 69، Sacred Books of the East*, 31, Oxford University Press. 1887*

[17] Dasatir,p.27

[18] Dasatir, p. 107

[19] یسنا7:44

Yasna, 7:44

[20] یسنا11:33

Yasna, 11:33

[21] یسنا3:48

Yasna, 3:48

[22] یسنا2:44، یسنا9:46

[23] بائبل مقدس، ثنائیہ6:4، مکتبہ جدید پریس، لاہور، 2015

Bible Muqaddas, Sanaya,6:4, maktaba jaded press lahore

[24] بائبل مقدس، خروج، 3، 20

Bible Muqaddas, Khurooj, 3,20

[25] بائبل مقدس، ثنائیہ 5:7

Bible Muqaddas, sanaya, 5:7

[26] بائبل مقدس، یوحنا14:28

Bible Muqaddas, Yuhanna, 14:28

[27] بائبل مقدس، یوحنا، 10، 29

Bible Muqaddas, Yuhanna, 10,29

[28] بائبل مقدس، متی، 21، 28

Bible Muqaddas, mati, 21,28

[29] بائبل مقدس، متی5، 5-20

Bible Muqaddas, mati,5, 17-20

[30] بائبل مقدس، یوحنا، 3، 17

Bible Muqaddas, Yuhanna, 3,17

[31] بائبل مقدس، مرقس، 12،29

Bible Muqaddas, marqas, 12,29

[32] القرآن الکریم، الاخلاص 112:1-4

Al Quran ul kareem, al ikhlas, 112:1-4

[33] القرآن الکریم، البقرہ 2:255

Al Quran ul kareem, al baqarah, 2:255

[34] القرآن الکریم، الانبیاء 21:22

Al Quran ul kareem, al anbiya, 21:22

[35] القرآن الکریم، المومنون 23:91

Al Quran ul kareem, almominoon, 23:91